www.novelsclubb.com
FATIMA SHAKEEL
فیک بک
از قلم آمنا اختر علی
03257121842
Novelsclubb

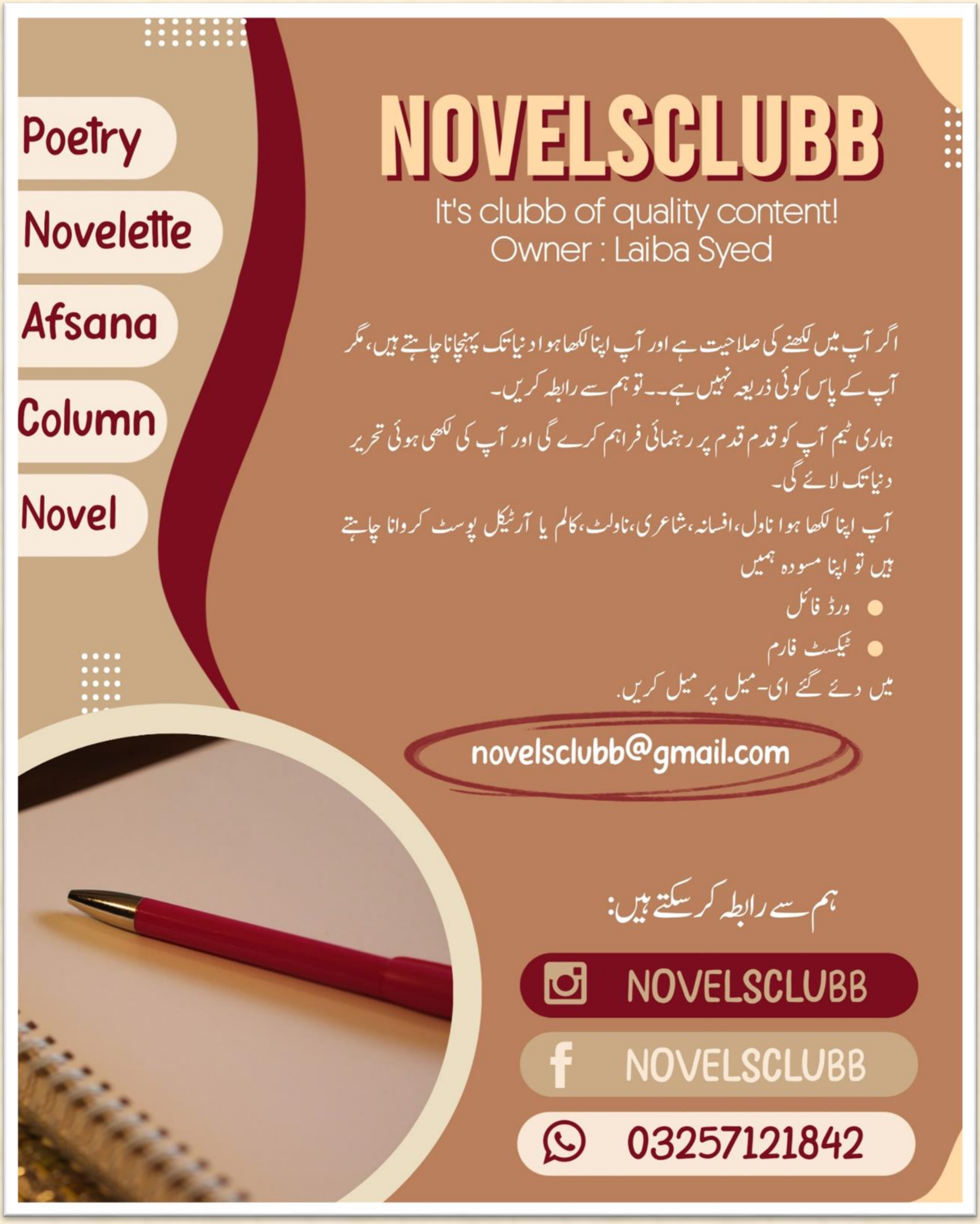
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

فیک بک

از قلم

آمنہ اختر علی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

افسانہ: فیک بک

مصنفہ: آمنہ اختر علی

فیک بک

الشبہ کے لیے آج کا دن بہت خاص تھا۔ بات میٹرک کے نتیجے میں آئے شاندار نمبروں کی نہیں تھی بلکہ یہ تیاری تو اس کی امی کے کیے گئے وعدے کے مطابق سوشل اکاؤنٹ بنانے کی تھی۔ شکیلہ نے دل پر پتھر رکھ کر الشبہ کو اجازت دے دی تھی اور ساتھ میں ڈھیروں ڈھیر نصیحتیں بھی جھاڑی جارہی تھی۔ اس کا فکر مند ہونا بنتا بھی تھا۔

ہر وقت کا ایک فتنہ ہوتا ہے، جو لوگوں کی اچھی خاصی تعداد کو گمراہ کرنے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ شکیلہ کے مطابق انٹرنیٹ کے سوشل اکاؤنٹ ایک بہت برا فتنہ تھے اور ان سے جتنا دور رہا جاتا، بہتر تھا۔

خیر الشبہ نے پہلے سے ہی پوری تیاری کر رکھی تھی۔اکاؤنٹ کا نام کیا ہوگا،اس کے پاس ان ساری سہیلیوں کی لمبی فہرست تھی جن کے پہلے ہی سوشل اکاؤنٹس موجود تھے۔صرف ایک گھنٹے اسے ناکافی معلوم ہو رہا تھا۔

تفریح کا نشہ ہی ایسا ہوتا ہے کہ جو گھنٹے میں پورا مزہ نہیں دیتا بلکہ ہر دن کے ساتھ زیادہ وقت زیادہ توانائی مانگتا ہے۔اس نے اپنے اکاؤنٹ کی ساری سیٹنگ مکمل کر لی تھی۔ابھی پروفائل، پر ایک پیاری سی گڑیا کی تصویر لگا دی تھی۔یہ سوشل ایپ کلاس کی تقریباً ہر لڑکی کے زیر استعمال تھی۔یہ ایپ تھی یا کوئی جادو نگری آخر یہاں پر سب کچھ اتنا الگ اور نرالا کیوں تھا۔ الشبہ نے اپنے مزاج کے مطابق سب سے پہلے شاعری اور ادب کے اکاؤنٹ کو فالو کیا۔اس کے بعد وہ روز مختلف لوگوں کی پروفائل میں جا گھستی۔اسے سوشل دنیا کا ہر انسان خود سے زیادہ خوش نصیب معلوم ہو رہا تھا۔سبھی لوگوں کے پاس اس سے کہیں زیادہ بہتر زیبائی اور آرائشی سامان تھا۔بڑے بڑے گھر،خوبصورت فرنیچر،اور نجانے کیا کچھ۔کتنے خوش قسمت ہیں یہ سب لوگ،ہر کوئی ہی تو پرفیکٹ تھا۔اور ایک وہ جسے ڈھنگ سے بال تک بنانا نہیں آتے تھے۔اسے کس قدر اپڈیٹ ہونے کی ضرورت ہے،اس کا اندازہ آج سے پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

اتوار کا دن تھا اور معمول کے مطابق اس دن گھر میں ڈھیروں ڈھیر کام ہوتے ہیں۔ مگر الشبہ اپنا ایک گھنٹہ قربان کرنے کے لیے بالکل تیار نہ تھی۔ تبھی شکیلہ کا بھی پارا چڑھ گیا۔ سستی تفریح کے چکر میں الشبہ اپنا قیمتی وقت ضائع کیے جا رہی تھی۔ یہ عمر اس کی گھر داری سیکھنے کے لیے نہایت موضوع تھی۔ ایک تو آج کل کی لڑکیاں گھر داری کو بوجھ مانتی ہیں۔ آخر ان کو کون سمجھائے کہ انسان کو سگھڑ ہونے کے لیے، اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ سیکھنا ہی ہوتا ہے۔ اس طرح انسان دوسروں کی محتاجی سے بچ جاتا ہے۔ شکیلہ بھی تنگ آ کر اپنا راگ الاپتی رہتی۔

دوسری طرف الشبہ کے کان پر جوں تک نہ رینگتی بلکہ اسکی خودسری میں اور اضافہ ہو جاتا۔

ایک تو امی کس زمانے میں جی رہی ہیں۔ دنیا کہاں سے کہاں چلی گئی ہے۔ اب تو لوگوں کے" بچے جنہیں ابھی دنیا میں اۓ چند ہی سیکنڈز ہوئے

ہوتے ہیں ہزاروں فولورز بنا لیتے ہیں۔ لوگوں نے دن دگنی رات چگنی ترقی کر لی۔ گھر، بنگلہ، گاڑی، انٹرنیشنل ٹورز دیکھتے ہی دیکھتے لوگ کیا سے کیا بن جاتے ہیں۔ اور ایک میرا بیچارا اکاؤنٹ ہے جس پر امی کے دن رات کی وعیدیں ہی ختم نہیں ہوتی ہیں۔" وہ بری طرح سے جھنجھلا اٹھی۔

نفس کی ہر خواہش پر پورا اترنا قطعا فرض نہیں ہے۔ اکثر ہم ہر چیز کو اپنی نظر، اپنے زاویے سے دیکھتے ہیں۔ اس لیے اس کی برائی تو پردے کے پیچھے ہی چھپی رہتی ہے اور سامنے صرف دھوکہ اور فریب کی چمک دمک ہی ظاہر ہو پاتی ہے۔

اپنے پسندیدہ شاعری کے اکاؤنٹ پر وہ اکثر کمنٹ کرتے ہوئے اشعار لکھ دیا کرتی تھی۔ کچھ دنوں سے وہ یہ بات نوٹ کر رہی تھی کہ ایک لڑکے کے اکاؤنٹ سے ٹھیک اس کے کمنٹ کرنے کے بعد ایک لاجواب شعر کا کمنٹ موصول ہوتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ اشعار تو اصل پوسٹ سے بھی زیادہ خوبصورت اور با اثر ہوتے تھے۔ ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا اس بات کو کہ تیمور ملک کی فرینڈ ریکویسٹ نے اسے چونکا دیا۔ وہ کچھ وقت تک اپنی جگہ پر ساکت رہی۔ پروفائل میں تصویر شاید کسی ہالی وڈ اداکار کی تھی۔ مگر اس تصویر کا انتخاب بھی شاندار تھا۔ اسے یہ پتہ نہیں چلا کہ اس نے کس چیز سے متاثر ہو کر اس کی فرینڈ ریکویسٹ قبول کی تھی۔ پھر کیا تھا اب روز تیمور ملک کے میسجز آتے۔ وہ نہایت شائستہ مزاج کا انسان تھا۔ اسے اب ایک گھنٹہ مزید کم لگنے لگا تھا۔ سو شکیلہ سے درخواست کی کہ گھر کی ذمہ داریوں میں سے کچھ کام زیادہ بڑھا دیے جائیں۔ وہ بخوشی سب کر لے گی مگر انٹرنیٹ کا وقت کم نہ ہو۔ ایک گھنٹہ اس کے لیے تھوڑا کم پڑتا ہے۔ اسے مزید ایک اور گھنٹہ درکار ہے۔ خیر اب یہ مطالبہ مان بھی لیا جائے۔ ایسا ہونا ضروری نہیں تھا اور شاید ٹھیک بھی نہ تھا۔

سارا دن وہ اسی کے خیال کا تانے بانے بنتی رہتی۔ خوشی اس کے ارد گرد منڈلاتی۔ بات بے بات مسکراتے ہوئے کبھی شرم بھی آجاتی اور کبھی حیرت بھی۔ یہ جو سب ہو رہا تھا اس کے بارے میں نہ تو اس نے کبھی سوچا تھا نہ ہی اتنی جلدی سب کرنا چاہا تھا۔

تیمور ملک انگلینڈ میں رہتا تھا۔ اس کے ماں باپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ایک بڑی بہن تھی جو کہ شادی شدہ تھی۔ تیمور اپنی پڑھائی مکمل کر رہا تھا اور ساتھ میں پارٹ ٹائم جاب بھی کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ اسے کھانا بنانے کا بہت شوق ہے۔ اسی شوق کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس نے ایک دیسی ریستوران میں پارٹ ٹائم جاب کر رکھی تھی اور اس جیسے دال چاول کوئی بھی نہیں بنا سکتا تھا۔

ان کے درمیان بات چیت کا سلسلہ کبھی بھی غیر معیاری نہ ہوا۔ اگرچہ وہ کبھی کبھار ڈھکے چھپے لفظوں میں الشبہ سے تصویر کی بات ضرور کر جاتا۔ جیسا کہ "تمہارے علاوہ کسی سے بات کرنے کو دل ہی نہیں چاہتا۔ آخر کوئی تو کشش ہے جو تمہاری طرف کھینچ لاتی ہے"۔ تو کبھی یہ کہتا ہے کہ "تم جتنی خوبصورت باتیں کرتی ہو، یقین ہے اس سے بھی کہیں زیادہ خوبصورت ہو گی۔" اس پر الشبہ کا دل چاہتا کہ فوراً ہی اسے اپنی تصویر بھیج دے۔ مگر ابھی بھی اس کے دل میں شرم و حیا کا کچھ عنصر باقی تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ضروری نہیں کہ جو چیز اچھی لگے وہ صحیح بھی ہو۔ جس راستے کا ہم انتخاب کریں وہ درست سمت کو جاتا ہو۔ اس کی منزل آرام دہ اور پر سکون ہو۔

اگلا پورا ہفتہ اس کی جان کا عذاب بن گیا تھا۔ تیمور ملک پورے ہفتے سے غیر حاضر تھا۔ اس کا کوئی اتہ پتہ نہ تھا۔ آخر وہ کس حال میں تھا یہ سوچ سوچ کر اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ اگر اس کے پاس تیمور ملک کا فون نمبر ہوتا تو وہ اسے کال کر سکتی تھی، پتہ نہیں اس کی خوشی کو کس کی نظر کھائے جا رہی تھی۔ پورے ایک ہفتے بعد تیمور ملک کا میسج موصول ہوا اس نے تڑپتے ہوئے جلدی سے پورا پیغام ایک ساتھ ہی پڑھنا چاہا مگر پہلی سطر پر ہی اس کے طوطے اڑ گئے تھے۔

پیغام کی شروعات نہایت گھٹیا قسم کی گالیوں سے ہوئی۔ اس کے بعد جوں جوں پیغام پڑھتی گئی۔ اس کے پیروں تلے زمین کھسکتی گئی۔ کاش آج کا دن اس پر طلوع ہی نہ ہوا ہوتا۔ وہ اتنی ارزاں تو نہ تھی کہ کوئی بھی منہ پھاڑ کر اسے کچھ بھی بول سکتا تھا۔ مگر اس سب کا موقع بھی تو اس نے خود ہی دوسرے کو فراہم کیا تھا۔

"تم جو کوئی بھی ہو یہ مت سمجھنا کہ تیمور ملک تم سے ہی بات کرتا ہے۔ تم پر ہی مرمٹا ہے۔ تم جیسی ہزاروں لڑکیاں اس اکاؤنٹ پر کئی پیغامات دے چکی ہیں۔ بلکہ تصاویر فون نمبر زہر چیز کا تبادلہ کر چکی ہیں"

تیمور ملک میرا شوہر ہے اور میں چھ ماہ سے امید سے ہوں اور یہ سارا وقت وہ مجھے چھوڑ کر جو جیسی بے حیا اور بے شرم لڑکیوں پر ضائع کرتا ہے۔ جس وقت مجھے اس کے پیار اور ساتھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ تم لوگوں کے ساتھ ہنس کھیل رہا ہوتا ہے۔ پتہ نہیں تم جیسی لڑکیوں کے ماں باپ کون سی گولی کھا کر سوئے ہوئے ہوتے ہیں۔ آخر تم کو اپنی حیا کا سودا کرتے ہوئے ذرا بھی شرم نہیں آتی۔ غیرت کا ایک نقطہ بھی تم میں موجود ہو گا تو آئندہ پیغام بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر یقین نہیں آتا تو میں اپنے اکاؤنٹ کی تصویر بھیج رہی ہوں پروفائل پر جا کر دیکھ لو، سب یقین آجائے گا۔

اچھی نیت کے ساتھ غلط راستوں پر قدم رکھنے والے اسی طرح بدنام اور ناکام ہو جایا کرتے ہیں۔

الشبہ اپنے جذبات اور احساسات کو ایک فراڈیے پر لٹا چکی تھی اور اس کا دل ٹکڑے ٹکڑے تو ہوا ہی تھا، مگر جس طرح روح تار تار ہوئی تھی یہ سب اس کی برداشت سے باہر تھا۔

بچپن میں سکھایا جاتا ہے کسی اجنبی سے بات نہیں کرنی، کسی سے کوئی چیز لے کر نہیں کھانی ۔مگر سوشل میڈیا کی دنیا کسی اندیکھے انجانے شخص کو کس قدر پر کشش بنا دیتی ہے کہ انسان ایک دم ناسمجھ اور بے سود ہو کر رہ جاتا ہے۔

نوعمری کا پہلا ناکام تجربہ جس کا سبق اس نے ہمیشہ یاد رکھنا تھا۔اس کے آنسو اور ندامت اس کی کھوئی ہوئی عزت دوبارہ تو نہیں لا سکتے تھے۔ مگر حدود بندی کے لیے، دنیا کے دکھاوے سے خود کو بچانے کی کوشش میں اس کے مددگار اور رہنما بن سکتے تھے۔

الشبہ کے لیے اس دنیا میں سب سے قیمتی اس کا ایمان اور اس کی عزت و کردار تھا۔جسے اب وہ کسی طور پر داؤ پر لگانے کو تیار نہیں تھی۔اس نے بڑی دلیری سے اس کو بلاک کر دیا۔

آئندہ اس طرح کے کسی بھی اکاؤنٹ سے کی جانے والی کسی بھی

قسم کی سرگرمی پر بھروسہ نہ کرنے کی ٹھان لی۔اس نے خیر کا انتخاب کر لیا تھا کیونکہ شر اس کے سامنے بے نقاب ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842